حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸۔۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱_۶۳۲۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳_۲۱۲۷۹۳۲

قاسم بن اصبغ بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے قبیلۂ بنی ابان دارم کے ایک شخص کو انتہائی سیاہ دیکھا جب کہ میں پہلے اسے سرخ وسفید دیکھ چکا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہوا؟ اس نے جواب دیا کہ ایک نوجوان جو حسین کے ساتھ تھا اور اس کے ماتھے پر سجدہ کا نشان تھا، میں نے اسے قتل کیا تھا۔ اس دن سے کوئی رات نہیں گزری مگر یہ کہ جب میں سوتا ہوں تو وہ جوان آ کر مجھے گریبان سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیتا ہے اور میں صبح تک چنختا رہتا ہوں۔ اور میری بستی کے لوگ میری چیخ پکار سنتے رہتے ہیں۔(۱)

دونوں روایتوں میں شابِ امرد اور غلام امرد کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو نوجوان یا کم عمر جوان کے معنی میں ہیں جو یقیناً حضرت ابوالفضل کے لئے نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اس سے مراد عباس اصغر بن علی ہیں۔

۲۳۔ عمر بن علی

ان کی کنیت ابوالقاسم تھی اور مادر گرامی کا نام ام حبیبہ بنت عباد بن ربیعہ تھا۔ ان سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی (جڑواں) متولد ہوئے۔ یہ امیرالمومنین کی اولادِ ذکور میں آخری تھے۔ عمر اور رقیہ امام حسین کے ساتھ مدینہ سے چلے تھے۔ رُقیہ کے ساتھ ان کے دو بیٹے عبداللہ بن مسلم اور محمد بن مسلم اور ایک بیٹی عاتکہ اور عمر کی والدہ بھی شریک سفرِ کربلا تھیں۔ ان کے بھائی ابوبکر کو زجر بن بدر تمیمی نے شہید کیا تھا۔ آپ اپنے بھائی کی شہادت کے بعد اجازت لے کر میدان میں آئے اور زجر کو مقابلہ پر للکارتے ہوئے یہ رجز پڑھا۔

اضربکم ولا اریٰ فیکم زجر	ذاك الشقي بالنبي قد كفر
یا زجر یا زجر تدانی من عمر	لعلك اليوم تبوء من سقر
شر مکانا فی حریق وسعر	لانك الجاهد یا شر البشر

میں تم سے جنگ کر رہا ہوں لیکن تم میں زجر کو نہیں دیکھ رہا ہوں، وہ شقی جو رسول کا منکر ہے۔

اے زجر عمر کے قریب آ، تا کہ تجھے جہنم میں بھیجا جائے جو

آگ کے شعلوں میں بدترین مکان ہے اس لئے کہ تو کافر و منکر ہے اے بدترین خلائق۔

رجز پڑھ کر جنگ کی اور کچھ افراد کو قتل کیا۔ پھر میسرہ پر حملہ کیا آپ رجز پڑھتے جاتے تھے اور تلوار

۱۔ مقاتل الطالبین ص ۱۱۸

چلاتے جاتے تھے۔

خلوا عداة الله خلوا عن عمر　　　خلوا عن الليث العبوس المكفهر

يضربكم بسيفه ولا يفر　　　وليس فيها كالجبان المنحجر

ہٹواے دشمنانِ خدا ہٹو عمر کے پاس سے، اس شیر کے پاس سے ہٹو جو غضب ناک ہے۔
وہ تمہیں تلوار مار رہا ہے ہرگز فرار نہیں کرے گا اور بزدلی کو قبول نہیں کرے گا۔

چند افراد کو ہلاک کر کے شہید ہوئے (۱)۔ ان کے سلسلہ میں اختلاف ہے کہ یہ شہداء میں ہیں یا نہیں۔ مناقب ابن شہر آشوب، مقتل ابومخنف، نفس المہموم قمی، بحار علامہ مجلسی، رجال مامقانی اور ناسخ التواریخ میں انہیں شہداء کی فہرست میں شمار کیا گیا ہے۔ (۲)

۲۴۔ عون بن علی

آپ کی مادر گرامی جناب اسماء بنت عمیس ہیں۔ یہ بہادر اور خوش اندام جوان تھے۔
امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر جنگ کی اجازت طلب کی تو آپ نے انہیں دیکھا اور فرمایا ﴿أاستلمت للموت﴾ کیا تم بھی مرنے کے لئے تیار ہو گئے؟ دشمنوں کی اتنی بڑی تعداد کے ساتھ کیا کرو گے؟ عرض کی کہ بھیا میں مرنے کے لئے کیوں نہ تیار ہوں۔ آپ کی غربت اور بے کسی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی۔
آپ نے فرمایا اللہ تمہیں جزائے خیر عطا کرے۔ جنگ کی اجازت لے کر میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا

اقاتل القوم بقلب مهتدی　　　اذبّ عن سبط النبیّ احمد

اضربكم بالصارم المهنّد　　　حتّی تحیدوا عن قتال سیّدی

میں اس قوم سے ہدایت یافتہ دل کے ساتھ جنگ کروں گا اور انہیں احمدِ مجتبیٰ کے نواسے سے باز رکھوں گا۔
اب میں تمہیں شمشیرِ براں سے ہلاک کروں گا تا کہ تم لوگ میرے آقا سے جنگ کرنے سے باز آ جاؤ۔
آپ نے حملہ کیا اور شہید ہوئے۔ (۳)

۱۔ ذخیرۃ الدارین ص ۱۶۴
۲۔ فرسان الہیجاء ج ۲ ص ۱۳
۳۔ تلخیص از تنقیح المقال ج ۲ ص ۳۵۵، ناسخ التواریخ ج ۲ ص ۳۳۹، فرسان الہیجاء ج ۲ ص ۲۱